حج کے موقع پر رسولؐ اللہ کا خطبہ

علامہ سید محمد رضی صاحب قبلہ، کراچی

رسول اسلامؐ کا مقام عرفات میں قیام تھا۔ یہ ۱۰ھ ہجری میں حجۃ الوداع یعنی آنحضرتؐ کے آخری حج کا زمانہ تھا اپنے کمّل کے خیمے سے نکل کر شہنشاہ دوعالم میدان کی طرف اپنی مشہور اونٹنی قَصْوٰاء پر سوار ہوکر تشریف لائے اور وہ عظیم خطبہ ارشاد کیا جو قیامت تک دنیا والوں کو یاد رہے گا سامنے آدمیوں کا ایک سیلاب تھا آپ نے فرمایا جس کا خلاصہ یہ ہے:

آگاہ ہوجاؤ! جاہلیت یعنی اسلام کی روشنی سے پہلے کے تمام دستور اور طریقے میرے دونوں پیروں کے نیچے ہیں۔ ان الفاظ کے ساتھ آپ نے جاہلیت کے زمانہ کی ساری بیہودہ رسموں کو مٹانے کا اعلان کیا۔ پھر انسان کی ترقی کی راہ میں ایک بہت بڑی چیز حائل تھی اور وہ خاندان نسل، رنگ، دولت وحکومت، زبان اور قوم وملک کا فرق تھا آج تمام امتیاز اور ہر قسم کی تفریق ختم کردی گئی۔

پیغمبر اکرمؐ نے ارشاد فرمایا لوگو! بیشک تمہارا پروردگار ایک ہے اور بیشک تمہارا باپ ایک ہے۔ (یعنی حضرت آدم علیہ السلام) ہاں عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت نہیں مگر تقویٰ کے سبب، آپ نے فرمایا کہ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ تمہارے غلام! تمہارے غلام! جو خود کھاؤ وہی ان کو کھلاؤ اور جو خود پہنو وہی ان کو پہناؤ۔

عربوں میں قدیم زمانہ سے یہ دستور چلا آتا تھا کہ کسی گھرانے کا کوئی آدمی اگر قتل کردیا جاتا تو اس کا انتقام لینا ان کا خاندانی فرض بن جاتا تھا جس کا نتیجہ یہ تھا کہ برسوں آپس میں لڑائیاں جاری رہتی تھیں اور یہ سلسلہ کبھی ختم ہونے کو نہ آتا تھا اور اس کی وجہ سے ہر طرف بدامنی اور فسادات پھیلتے رہتے تھے رسول اکرمؐ نے اس کے متعلق ارشاد فرمایا۔ جاہلیت کے زمانہ کے تمام خون یعنی ان کے انتقام اب باطل ہوگئے۔ اور سب سے پہلے میں اپنے خاندان کا خون یعنی ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب کے بیٹے کا خون باطل کرتا ہوں۔ مطلب یہ تھا کہ اب اس کا کوئی انتقام نہ لیا جائے گا۔ ربیعہ جو آنحضرتؐ کے چچازاد بھائی تھے ان کا دودھ پیتا بچہ جس کا نام اِیَاس مشہور ہے وہ قبیلہ بنی سعد میں پرورش پارہا تھا کہ قبیلہ ہُذَیْل کے کسی شخص نے اس کو قتل کرڈالا۔ خود ربیعہ بن حارث زمانۂ رسالت مآبؐ کے بعد تک زندہ رہے۔ اور ۲۳ھ ہجری میں وفات پائی۔

اسی طرح آپ نے زمانۂ جاہلیت کے تمام سود کے حسابات بھی باطل کردیئے اور اعلان کیا کہ سب سے پہلے میں اپنے چچا عباسؓ بن عبدالمطلب کے اس قسم کے سارے مطالبے باطل کرتا ہوں۔

ان باتوں کے علاوہ اس وقت تک عورتوں کو اپنی جائداد کی طرح سمجھا جاتا تھا۔ رسول اسلامؐ نے اس عظیم اور یادگار خطبہ میں عورتوں کے حقوق سے لوگوں کو آگاہ کردیا اور فرمایا: ''فَاتَّقُوا النِّسَاء اِنَّ لَکُمْ عَلٰی نِسَائِکُمْ حَقًّا وَ لَھُنَّ عَلَیکُم حَقًّا'' (صحیح مسلم) عورتوں کے معاملہ میں خدا سے ڈرو۔ تمہارا عورتوں پر حق ہے اور عورتوں کا تم پر حق ہے۔

سب لوگ جانتے ہیں کہ اسلام سے پہلے عرب قوم میں

(بقیہ۔۔۔۔۔صفحہ ۳۵ پر)

(۲) مکانات

محلہ نخاس میں جو وکٹوریہ اسٹریٹ (سڑک) کے نکلنے کے بعد دو حصوں میں تقسیم ہو گیا متعدد مکانات کا ایک سلسلہ تھا جنہیں بنظر اعانت اکثر تلامذہ و متوسلین کو رہنے کے لئے دیا گیا تھا جن کی تفصیل وصیت نامہ مذکورہ میں موجود ہے۔

ان مکانات کے متعلق بھی وصیت نامہ میں صراحت ہے کہ جب میری اولاد کو ضرورت ہو تو یہ حضرات جو ان مکانات میں مقیم ہیں ان مکانات کو اولاد کی خاطر خالی کر دیں۔ اہل علم کو محسوس ہونا چاہئے کہ اس قسم کی شرط وقف عام میں نہیں ہو سکتی، اس شرط کا تحریر کرنا ان مکانات کے بھی وقف خاص ہونے کا قطعی ثبوت ہے۔

(۳) امامباڑہ

جس وقت تک جناب جنت مآب کا وصیت نامہ لکھا گیا ہے امامباڑہ کی تعمیر نہیں ہوئی تھی اس لئے اس وصیت نامہ میں امام باڑہ کا کوئی ذکر نہیں ہے یہ امام باڑہ اس کے بعد تعمیر ہوا جس میں سب سے پہلے آپ ہی دفن ہوئے اس وقت تک وہ وقف بھی نہیں ہوا تھا۔

بعد میں ورثہ جناب جنت مآب طاب ثراہ نے جواز روئے وصیت نامہ اس تمام جائداد کے خصوصی مالکین تھے۔ جب املاک کو آپس میں تقسیم کیا تو امام باڑہ کے متعلق سب نے متفقہ طور پر یہ مناسب سمجھا کہ یہ کسی کی ملک خاص نہ ہو بلکہ تمام اولادِ جناب جنت مآبؒ کے لئے وقف کر دیا جائے چنانچہ اس ذیل میں ایک نقشۂ تقسیم باہمی مرتب ہوا جس پر تمام ورثہ کے دستخط اور مہریں ہیں اس نقشہ میں امامباڑہ دکھایا گیا ہے اور اس کے باہر کے دالان کے چوہدی کے اندر جناب سید العلماء سید ابراہیم صاحب قبلہ کے قلم سے لکھی ہوئی یہ لفظیں ہیں

''امامباڑہ وقف خاص براولاد و ازواج و اصہار و ازواج اولاد''

یہ امام باڑہ بحمد اللہ اب تک قائم و برقرار ہے لیکن اس کی عمارت امتداد ایام سے طلبگار تجدید ہے۔

❁❁❁

(بقیہ۔۔۔۔۔حج کے موقع پر رسولؐ اللہ کا خطبہ)

مال اور جان کی کوئی قیمت نہ تھی۔ لوٹ اور قتل کا بازار گرم رہتا تھا جو شخص جس کسی کا مال چاہتا تھا چھین لیتا تھا اور جس کو چاہتا تھا مار ڈالتا تھا کوئی انصاف تھا اور نہ کوئی قانونی نظام تھا جس سے کمزوروں کی جانوں اور ان کے مال کی حفاظت کی جا سکتی۔ امن و سلامتی کے اس عظیم پیغمبرؐ نے اپنی اس اصلاح و ہدایت سے بھری ہوئی تقریر میں فرمایا تمہارے خون اور تمہارے مال اسی طرح محترم ہیں جس طرح یہ دن دسویں ذی الحجہ (بعض روایات میں ۹/ ذی الحجہ اور بعض میں ایام تشریق کا ذکر ہے) اِس مہینہ میں اور اس شہر میں حرام ہے یعنی محترم ہے۔ مطلب یہ تھا کہ اب تمہارے خون بغیر شرعی اور قانونی جواز کے نہیں بہائے جا سکتے اور نہ کوئی کسی کا مال ناحق طریقہ پر لے سکتا ہے ورنہ وہ بڑا ہو یا چھوٹا ہو حاکم ہو یا محکوم ہو۔ سردار قبیلہ ہو یا معمولی آدمی ہو قانون کی گرفت سے بچ نہ سکے گا اور اُس سزا کا مستحق ہوگا جو اس کے لئے مقرر کر دی گئی ہے۔

اس کے بعد سردار انبیاءؐ نے دوسرے احکامِ شریعت کی تعلیم دی۔ پھر ہزارہا انسانوں کے مجمع سے فرمایا۔ تم سے خدا کے یہاں میری نسبت دریافت کیا جائے گا تو تم کیا جواب دو گے؟

صحابہ کرام نے عرض کی ہم اس کا یہ جواب دیں گے کہ آپ نے اللہ کا حکم اور پیغام ہم تک پہنچا دیا اور اپنے فرض کو ادا کر دیا۔

یہ سن کر حضور انور نے آسمان کی طرف انگلی اٹھائی اور تین دفعہ فرمایا ''اللّٰھم اشھَدْ''، ''اے خدا تو گواہ رہنا۔''

جس وقت سرکار دو عالمؐ یہ یادگار خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اور خدائی احکام پہنچا رہے تھے اس وقت بجائے لاکھوں روپے کے تخت شاہی یا قیمتی شاہانہ مسند کے حضور ایک معمولی سے فرش پر بیٹھے ہوئے تھے جو آپ کی اونٹنی پر پڑا ہوا تھا۔